لورالائی کا راج کمار

رات گئے کا وقت تھا، بمبئی کے سب سے قیمتی علاقے میں دلیپ کمار کا دولت کدہ تھا۔ گھنٹی بجی چوکیداروں کی منظّم ٹیم باہر نکلی۔ رات کو تین بجے کون آ سکتا ہے؟ دلیپ کمار نے تو کسی بھی مہمان کے آنے کی اطلاع نہیں دے رکھی تھی۔ باہر نکل کر دیکھا تو حد درجہ پر تعیش گاڑی میں راج کمار بیٹھا ہوا تھا۔ دلیپ صاحب تو سو رہے ہیں۔ کوئی بات نہیں۔ انہیں اٹھا کر بتاؤ کہ راج کمار آیا ہے۔ بڑی جھجھک کے ساتھ ملازم اندر گئے۔ دلیپ کمار کو اٹھایا اور بتایا کہ جناب! گیٹ پر راج کمار موجود ہیں اور بضد ہیں کہ آپ کو جگایا جائے۔ ملنا چاہتے ہیں۔ دلیپ کمار گھبرا گئے کہ کوئی مسئلہ نہ ہو۔ راج کو اندر بلوایا۔ ڈرائنگ روم میں پوچھا کہ راج خیریت۔ اتنی رات گئے کیسے آنا ہوا۔ راج کمار کا جواب حد درجہ دلچسپ اور غیر متوقع تھا۔ جو تاریخ کے صفحوں میں آج بھی موجود ہے۔ یوسف (دلیپ کمار)' آج تمہاری ایک پکچر دیکھ کر آ رہا ہوں۔ محسوس کیا کہ ہندوستان میں بس دو ہی عظیم اداکار ہیں۔ ایک میں اور ایک تم۔ راج کمار کا تکیہ کلام ''جانی'' تھا۔ دلیپ کمار کو کہا۔ جانی' یاد رکھنا کہ یہ راج کمار کے فقرے ہیں۔ جس نے آج تک کسی بھی اداکار کی معمولی سی بھی تعریف نہیں کی۔ دو چار منٹ کی گفتگو کے بعد' راج کمار اپنی کار میں بیٹھے اور بڑی تسلی سے واپس چلے گئے۔ یہ راج کمار صاحب تھے۔ جو برصغیر کی فلمی دنیا کے بے تاج بادشاہ اور حد درجہ منفرد انسان تھے اور چار دہائیوں تک بمبئی کی فلم انڈسٹری پر راج کرتے رہے۔

کم لوگ جانتے ہیں کہ کمار صاحب کا تعلق' پاکستان میں واقع ایک ضلع لورالائی سے تھا۔ اس شہر سے بہت نسبت ہے، مجھے اس خوبصورت وادی میں دو سال رہنے کا موقع ملا ہے۔ آج سے کوئی تیس برس پہلے' طالب علم وہاں ڈی سی تھا جسے پولیٹکل ایجنٹ بھی کہا جاتا ہے۔ سنگلاخ پہاڑوں کے درمیان واقع' یہ علاقہ ایک گلدستہ نما مجموعہ اضداد ہے۔ اچھے اور اعلیٰ اخلاق والے لوگ' دوستوں کے دوست اور دشمنوں کے جانی دشمن۔ ویسے عرض کروں کہ میں' لورالائی سے واپس آ گیا۔ مگر لورالائی ہمیشہ میری یادوں میں رہا اور آج تک ہے۔ اس سنجیدہ موضوع پر پھر کبھی بات کروں گا۔ راج کمار 1926ء میں لورالائی میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق کشمیری پنڈت خاندان سے تھا۔ بٹوارے کے دوران بمبئی چلے آئے۔ وہاں پولیس ڈیپارٹمنٹ میں سب انسپکٹر بھرتی ہوئے۔ ان کا رکھ رکھاؤ' آواز کی گرج' رہن سہن ہمیشہ سے دلپذیر تھا۔ تمام ساتھی' انہیں ہیرو کہتے تھے۔

ذرا دیکھئے کہ معمولی سے واقعات' انسان کا مقدر کس طرح بدل دیتے ہیں۔ بلدیو دوبے ایک کامیاب فلم ساز تھے۔ انہیں پولیس اسٹیشن میں کسی ذاتی کام سے جانا پڑا۔ وہاں انہیں راج کمار ملا۔ یہ ایک سرکاری کام کروانے والے اور ایک اہلکار کی عام سی ملاقات تھی۔ بلدیو' نے جب راج کمار کی کھنکھناتی ہوئی آواز سنی۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا دیکھا۔ تو اسے یقین ہو گیا کہ یہ انسان' فلموں میں اداکاری کے لئے قدرت نے اپنے خاص ہاتھوں سے بنایا ہے۔ بلدیو نے راج کمار کو فلموں میں کام کرنے کی دعوت دے ڈالی۔ یہ کوئی خاص لمحہ تھا۔ اور کاتب تقدیر' راج کے بہتر مستقبل کا حکم دے رہا تھا۔ کمار نے بغیر کسی جھجھک کے ہاں کر دی۔ اس طرح بمبئی کی جادونگری میں داخل ہو گیا۔ چالیس برس میں ستر کے لگ بھگ فلموں میں کام کیا۔ جو ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔ ''پاکیزہ'' فلم میں راج کمار کے ادا کیے ہوئے جملے امر ہو چکے ہیں۔ مینا کماری کے پاؤں کی خوبصورتی جس لہجہ میں بیان کی ہے۔ وہ حقیقت میں کمال ہے۔ ''آپ کے پاؤں بہت خوبصورت ہیں۔ انہیں زمین پر نہ رکھیے گا۔ میلے ہو جائیں گے''۔ یہ اس قیمتی ڈائیلاگ کا مفہوم تھا۔ جسے کمال امروہی نے رقم کیا۔ پاکیزہ کے رائٹر' ڈائریکٹر اور پروڈیوسر امروہی صاحب ہی تھے۔ ان کا ذاتی تعلق' راج کمار سے بالکل ٹھیک نہیں تھا۔ دھرمیندر کو اس شہرہ آفاق فلم کا ہیرو رکھنا چاہتے تھے۔ مگر جب مشورہ کیا' تو قرعہ فال راج کمار کا ہی نکلا۔ جو اپنی آواز کے بل بوتے پر مردہ لفظوں میں بھی جان ڈال دیتا تھا۔ شاید آپ کو یقین نہ آئے کہ فلم ''پاکیزہ'' پندرہ برس میں مکمل ہوئی۔ جب یہ پردہ سکرین پر آئی تو اس نے چھ کروڑ کا بزنس کیا۔ یہ 1972ء کا سال تھا۔ مینا کماری' اس فلم کی شوٹنگ مکمل ہوتے ہی موت کے آفاقی سفر پر روانہ ہو گئی۔ آج' تک پاکیزہ جیسی شہرہ آفاق فلم دوبارہ نہیں بن سکی۔

راج کمار نے جتنی فلموں میں کام کیا۔ ان کی معمولی سے معمولی تفصیل بھی' اس محدود کالم میں درج نہیں ہو سکتی۔ اگر دلیپ کار کو اپنی ٹکر کا کوئی اداکار ملا ہے تو وہ صرف اور صرف راج کمار ہی ہے۔ ''سوداگر'' فلم میں یہ سچ کھل کر سب کے سامنے آیا تھا۔ راج کمار' ایک تنہائی پسند اور خود پسند انسان تھا۔ یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ مغرور آدمی تھے۔ مگر یہ ضرور عرض کروں گا کہ وہ بہت کم لوگوں کو برابر کا سمجھتے تھے۔ ایک انٹرویو میں' کسی نے پوچھا کہ امیتابھ بچن کیسا اداکار ہے؟ راج کمار نے کمال حیرت سے جواب دیا کہ وہ تو اس نام کے کسی اداکار کو نہیں جانتے۔ سوال کرنے والا' پریشان ہو گیا۔ کیونکہ راج کمار اور امیتابھ ایک فلم میں اکٹھے کام کر چکے تھے۔ دراصل' راج کمار' اپنے ساتھی اداکار کو اچھا تو کیا' اداکار ہی نہیں مانتے تھے۔ ہاں ایک کمال دلچسپ بات اور بھی ہے، وہ ہر وقت لوگوں کو ''جانی جانی'' کہہ کر پکارتے تھے۔ اصل میں ان کے پالتو کتے کا نام جانی تھا۔ یہ کتا' ان کی زندگی کا اہم حصہ تھا۔ فلموں کے لئے اس کی ہاں بہت اہم تھی۔ جب بھی کوئی پروڈیوسر' فلم کا سکرپٹ لے کر ان کے پاس آتا تو بڑے غور سے پڑھتے تھے۔ پھر اپنے کتے کو بلاتے تھے۔ سکرپٹ اس کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ اگر ''جانی'' سر دونوں طرف ہلا دیتا تھا۔ تو اس کا مطلب تھا کہ کتے کو سکرپٹ پسند نہیں آیا۔ راج کمار' اپنے مخصوص انداز میں کہتے تھے کہ بھئی تمہارا سکرپٹ تو ہمارے کتے کو بھی پسند نہیں آیا۔ اس طرح پروڈیوسر ناامید ہو کر واپس چلا جاتا تھا۔ راج کمار اتنا مضبوط انسان تھا کہ اس نے کبھی اپنی عزت اور وقار کو کسی بھی صورت سے داؤ پر نہیں لگایا۔ فلم ''زنجیر'' کا پروڈیوسر پہلے راج کمار کے پاس گیا تھا۔ مگر ''جانی'' نے مسودہ رد کر دیا۔ راج کمار نے پھر بھرپور انکار کر دیا۔ یہ فلم' حادثاتی طور پر امیتابھ کو مل گئی۔ جس نے اسے شہرت کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔ راج بہت کم محفلوں میں جاتے تھے۔ عجیب و غریب مزاج کی وجہ سے لوگ ان سے خائف بھی رہتے تھے۔ ایک دعوت پر مدعو کیے گئے۔ حد درجہ لذیز کھانے' میز پر لگائے گئے۔ مگر راج اپنی کرسی سے نہ اٹھے۔ میزبان نے پوچھا۔ راج صاحب' تشریف لائیے' کھانا لگا دیا گیا ہے۔ راج نے بیٹھے بیٹھے جواب دیا کہ ''جانی'' ہم آپ کی دعوت پر ضرور آئے ہیں۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ہر اجنبی جگہ پر کھانا کھالیں۔ میزبان ہکا بکا رہ گیا۔ راج دعوت کے آخر تک بیٹھے رہے' مگر کھانا چکھا تک نہیں۔

راج کمار کو عمر کے آخر حصے میں گلے کا کینسر ہو گیا۔ مگر انہوں نے اس موذی مرض کی ذرا بھی پرواہ نہیں کی۔ دلیپ کمار عیادت کے لئے گئے تو راج نے اپنے بیڈروم میں بلا لیا۔ اور پوچھا کہ یوسف کیسے آنا ہوا۔ جب دلیپ صاحب نے کہا کہ آپ کی عیادت کے لئے آیا ہوں۔ تو کمار کا جواب تھا۔ یوسف میں ایک بڑا آدمی ہوں۔ مجھے بیماری بھی بڑی ہی ہونی چاہیے تھی۔ ہاں' نزلہ' زکام اور بخار سے تو چھوٹے لوگ دنیا سے واپس جاتے ہیں''۔ آپ اس جواب سے اندازہ لگائیے کہ کینسر جیسے مرض کو بھی خاطر میں نہ لانے والا انسان' کتنا پراعتماد ہو گا۔ اسی مرض سے ان کا 1996 میں انتقال ہوا۔ مرتے وقت عمر 69 برس تھی۔ وصیت بھی ان کی زندگی کی طرح منفرد تھی۔ میرے جنازہ پر' فلم انڈسٹری کا کوئی شخص نہ بلایا جائے۔ لوگوں نے تمام عمر مجھے ایک پروقار انداز میں دیکھا ہے۔ نہیں چاہتا' کہ مرنے کے بعد' میری بے بسی دیکھیں۔ اسی طرح ہوا۔ ان کے جنازہ پر بمبئی کی فلم انڈسٹری سے منسلک کسی بھی شخص کو آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ان کا چہرہ انڈسٹری کا کوئی بھی انسان نہیں دیکھ سکا۔

راج کمار ایک عظیم اداکار تھے۔ اس کی آواز لہجہ کی نقل کرنا بھی ناممکن ہے۔ اس کے اندر' لورالائی جو ایک پشتون علاقہ ہے۔ اس کی روایات کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ خود اعتمادی' غیرت' اپنے لفظوں کا پاس اور بھرم رکھنا' مکمل طور پر پشتون روایات ہیں۔ آج ہم بلوچستان کو دہشت گردی اور امن و امان خراب ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ مگر صرف چند دہائیاں پہلے' بلوچستان حد درجہ پرامن علاقہ تھا۔ لورالائی کے پہاڑ اور ان کی اجلی برف' اس امن کی رازدان ہیں۔ انہیں بھورے رنگ کے پہاڑوں میں' لورالائی کا راج کمار پیدا ہوا تھا۔ وہیں سے بمبئی فلم انڈسٹری کا ایک محیر العقول کردار دنیا کے سامنے آیا! شاید آج تو کسی کو یاد بھی نہ ہو' کہ راج کمار کا تعلق لورالائی سے تھا'!